

۵۷۴
 مظلوم کو سبستان شہیدان نظر آتا
 اوس باغ میں کابین علی کبر کو دیا
 بیاب ہونے خون دل آنسو کے برابر
 پر لاش کے شاز کو بلا کر سنا دیا

۵۷۵
 ناگاہ صدا آئی ناب شور مچا
 آؤ پھوپھی امان ادم آؤ ادم
 بچکے گلے موت کی شکل آنی لگا
 بیان تک میری امان کو چھی طہی لگا

۵۷۶
 جب ہو گیا نیاہ سفینہ نجات کا
 اور انا صراحتی غرق ہوا کائنات کا
 بجز تیرے خاک ہو گیا خستہ تیرا کھلا
 تھانہ تیری خاک کو نہ بارشات کا

۵۷۷
 کیا گندری مرے لاڈ کو پر جلد شاد
 دیکھا ہو جو کئے علی کبر کو تبارد

۵۷۸
 غم ہی کہ چھٹی مادر دگر ہساری
 ہراک سے کہو تیرے تقسیم ہساری

۵۷۹
 کوثر کے قطرے قطرے سے شور فغان ہوا
 دریا کی موج موج سے طوفان عیان ہوا

۵۸۰
 ہجر وہ بیان کر کے سخن لائی
 زہر لعل کے تھے کہاں چھاوی چھائی
 آواز دو زنبیر بچھن ہوئے آئی
 پھر پھر بچھن ہوئے آئی

۵۸۱
 زنبیر گری جب لاش تو فرزند کے
 بیہوش ہوئی تاش کے سے لاش کے
 نطفے تھی جناب شہید بھی کھلے
 دیکھا تو کربان وہ ہر شکل پیر

۵۸۲
 مطلع زمین زمان قتل ہو گیا
 جب خورشید کوں مکان قتل ہو گیا
 اور نا جلا کر کوں مکان قتل ہو گیا
 اور نا جلا کر کوں مکان قتل ہو گیا

۵۸۳
 امداد کو سخت مصیبت میں پھنسی ہون
 یوسف مرگم ہو گیا میں بھو تھو ہی ہون

۵۸۴
 تن سردی نہ نہ لکھیں میں کا ٹھہلا
 پریشہر کے مانند زمین پر دوہ پڑا ہے

۵۸۵
 کوثر کے قطرے قطرے سے شور فغان ہوا
 دریا کی موج موج سے طوفان عیان ہوا

۵۸۶
 ہی کی بھی دو لگا بھی تھا اور کھنایا
 تھاباہ کا پورا بھی نہ کر کو بھایا
 قسمت زنجب طرح سے پوران پھایا
 دکھلائی جوانی بھی یہ نا بھی کھایا

۵۸۷
 خانوں اور اسٹین مقدورین سے
 اگر تو موسے خاندہ شاہ زمین ہے
 کہو تیرے کہو تیرے شہر چرخ کن ہے
 راج پیر کے شہر چرخ کن ہے

۵۸۸
 منتقل حشر نوح کفار کی پیڑہ
 ان میں بھی راہ واہ میر میں بھی راہ
 خیار فرج شام کی صوبت تھانہ سیاہ
 پڑھی ملی بہ تندر اندک کی باہ

افسوس کہ فرزند امام دو جہان مرد
 ابن مالم سخت ست کہ گویند جوان مرد

انعام کا اب حکم دو فرزند ہی کو
 بھجواؤ دے کے لائے عباس علی کو

طلعت عیان تھی نور نہاں تھا جہان سے
 اختر کی زمین پر گرے آسمان سے

<p>۷۷ و نبارش زخم شہیدان آسمان گویا نام دیدہ اختر تھے و نشان نظیر لفظ بیخ می نمودن عیان بر کوه ایس پائیں ہوا علم سے ناگیا</p>	<p>۷۸ اور کئے ل سے پوچھنے فرزند کا اور مان چھتا کہ ایک لڑکا بوجا زہر کے پٹنے کی کہوں کیا ہوتی ڈانڈیہ پیر پٹنے پھر خلیفہ کے</p>	<p>۷۹ طاہران ہوا مقدر تھا مقلد میں کارگزار تھے آگاہ سایہ پیرن کا کہ تھے آگاہ اک دن وہ تھا کہ تھا جبریل تھی آگاہ کو ارادہ تھے جبریل کے تھے آگاہ</p>
<p>۷۸ پر پانچھا خشک و تر میں یہ شور آہ کا ڈوب چھا آج رسالت پناہ کا</p>	<p>۷۹ محسن کی لاش دیکھ کر رسول کریم کو کہی تھی اب ہلاؤنگی عرش عظیم کو</p>	<p>۷۹ نافع جو فریح مسدات نہ گلو ہوا کو سون تک فرات کا پانی لہو ہوا</p>
<p>۷۹ گاہ ہی ہوا سپاہ کبھی سر پر چھ لادو نزدیک تھا زمین پر سر پر چھ لادو تو ہر نام و فرس عالم تھا فرود تو ہر نام نہ ہر تھا جنت نام درود</p>	<p>۸۰ انصاف سے تبار و کج و زوق ایک ازل کے اور سے میں بے زوق خشکی میں بھی ہوا کہ یہ کیا جہا زوق طوفان تھا بان نہ باد تھا زوق</p>	<p>۸۰ از مومنو حمید کے سطح پر کھلا وہ روز و جاہ و باج کھری اور پلا وہ جگر کی جبین نظر میں دینا اور سوت دی سدا کی لکھنے پلا</p>
<p>۸۰ تاعش اہل فرس کے رونے کا گل گیا اجڑا سے کائنات کا خیرازہ کھل گیا</p>	<p>۸۰ ان سب سے بڑا اٹھی بلا اک سراسر کی کشتی ہوئی تباہ شہ جن شتاس کی</p>	<p>۸۰ ان سوار آج جفا پر جفا کرد اس سپاہ خدا کرد</p>
<p>۸۱ بہت زلفند تھا اور بہت بہت بیخ زبید سے دل حیدر کواری بہت باقی رہا نہ کرے عالم کا بند بہت دنیا پرست شاد تھے نگین پر بہت</p>	<p>۸۱ اعلیٰ تھا اشک فاطمہ سے ہوا زلفند زیب کا نالہ عد تھا بانوں کی آوری اقدارہ تھا زمین پر نور شہ زلفند شمس مگر نہ مان تھے شرف و زلفند</p>	<p>۸۱ دی جگہ ہی بنا بنا دی نے کیا باہر چلے ہم شہر گرد گار بہوش جو اس سہا پتہ پر بولا جو کوئی تہ نہ مایہ تھی بردہ دار</p>
<p>غل تھا نہ کیوں زمین پیش برین گرا فریاد درن میں کعبہ دنیا و دین گرا ان میں گرے جو ہفت کو اک پہا ہوا یعنی شہد خامس آل عباس ہوا پیرا کے یہ وہاں کے پیرا کے وہاں بردہ حسین تک تھا سوارا گیا حسین</p>		

<p>۱۱۵ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے کبھی اپنے لاشون سے لاشہ حسین کے رشتہ میں نہ پایا نہی کسی لاشہ کے رشتہ میں لی اور اک لاش کے لیے پھر ایک لاش دیا</p>	<p>۱۱۶ جاگے ہوئے سواریان فوجِ شام نقل اونکو و سونوں زینت و خرم پامالی تھی کہ ہر سال کا بھیم اور اسے اپنے شہر کا بھیم</p>	<p>۱۱۷ سکایا یہی حسین کا اٹھارواں شہید اٹھارہ سال کا علی ابی طالب مقتل میں گئے جو کہ حضرت اسم ابن اسلم کے برادر ہوا</p>
<p>۱۱۸ اک بھی کہہ ہی تھی کہ ہوش اب بچائیں اگر لوگوں شہیدوں میں میرا چاہئیں</p>	<p>۱۱۹ نیز سے پیر سے سر ہی شہد شرفین کا پچا تہا ہون خوب میں لاشہ حسین کا</p>	<p>۱۲۰ منظوم بھائی گرو پامالی اب ہوا یہ جان لو کہ حشر ہوا اور غضب ہوا</p>
<p>۱۲۱ اک بی بی لاشہ سے اٹھا پتی تھی لاش جا بھو کہتی تھی اٹھا بھائی نہیں میں کو سب لاشہ است کہ ظلمت اور غلبے کا گواہ</p>	<p>۱۲۲ یا ہمام کہہ کے تھر کے تھر زیب بیرو کہ بول کہہ کہہ کہہ بس بس زار ہے کہ ہر جا تھر پامالی ہونے کے جلا زون کو</p>	<p>۱۲۳ کیونکہ کہ میں کسی کی نہیں بن بھائی کی میں ہوں بنی شاد و بیو چشم بولے لاشہ میں ہوں پامالی ہم کہ لاشہ میں شاہ ہے</p>
<p>۱۲۴ آئی ہوں اسلے کہ میں مرکزات ہو پامالی یہ میں ترے لاشہ کے سات ہو</p>	<p>۱۲۵ مجھ کو قسم ہے روح رسالت پناہ کی دونو جان اولٹ گم گر میں سے تہ کی اور تو بھی اتنا پیار نہ کہ ایسے بھائی کو جسے کیا عزیز نہ تیری کمانی کو</p>	<p>۱۲۶ پامالی ہم کہ لاشہ میں شاہ ہے</p>
<p>۱۲۷ ناگاہ اک نیر بولی پکار کر اگر بی بی لاشہ ہوں تو مجھ کی پکار وہ بچہ پکاری مجھے اونسی پکار لاشون میں ہو وہ</p>	<p>۱۲۸ بچہ میں علی کا خضر کی ہون تیری خان سیاہ کردوں جہان کو ابھی کیس کی ہوں میں دکھائی ہوں کسی میں ہے نصیب جتنی ہی مہم ہے</p>	<p>۱۲۹ پامالی ہم کہ لاشہ میں شاہ ہے</p>
<p>۱۳۰ سے آدھٹھا کہ گود میں پھراونکو دارونگی اب لاشہ حسین پہ صدے اتارونگی</p>	<p>۱۳۱ آگے بڑھو نہ پس کے کہنے کو مان لو ورنہ زمین پر عرش معطر کو جان لو</p>	<p>۱۳۲ بھائی ہر ریاض نبوت کا بھول ہے جسم حسین جسم جناب رسول ہے</p>

<p>۱۲۴ زیب کا درد سنگدہن نے کچھ نہیں اور تازہ زب کے پورا شہرے جا زیب کر سٹی بھی سڑ سڑ کی جو روروا رکھ کر اور سب کچھ کھولتے بالوں دیا</p>	<p>۱۲۵ راوی نے پوچھا نام کو میں تو ان کیا بولا کوئی بھی تو ہے بیمار کر بلا جو درد یعنی اور مریضوں کی جو دوا بیا کی طرح مانگی است یہ ہے خدا</p>	<p>۱۲۶ تاجردین نے کھری کی کھانگت اور سکو چلے کہ خیرین درتے وقت سب بیسیان لڑ زینت ہون پھر گرا</p>
<p>۱۲۷ تین کا پنا تھا غصے سے نہ سارا لال تھا زیب کا بھی جلال خدا کا جلال تھا</p>	<p>۱۲۸ اس دکھ میں بھی جو رحم کا حق تھا مشکل کشا کا پوتا بھی مشکل کشا ہوا</p>	<p>۱۲۹ مغیبتوں پہ تھا فلک پہ فرشتوں کی آہ جلتا ہے گھر دوبارہ رسالت پناہ کا</p>
<p>۱۳۰ راوی نے کیجھا کر کھانہ خاتون کو چیلی سیاتی اور بھی باہر آسمان زیب نے کچھ کچھ کہنا تھا کہ گرا بہار ایک شخص پورا جیہ سے عیان</p>	<p>۱۳۱ زیب کے پاس پادہ جا رہے تھے اپنی عبادت اور طہرائی پھوٹی ہوئی تھی اور یہ کہا کہ اسے کھانا فاع ام تکو حسین کفین و گور کی قسم</p>	<p>۱۳۲ ملنے لگا جو نیا سا صغر کا جھول بانو کا حال تو قلوب سے پوچھتا ہوا آکھوں میں آ گیا اور زیا پھوٹی پیاہ گموارہ بیستہ گری کے بار</p>
<p>۱۳۲ رشتہ تھا ماتھے یازن میں پیرہ تغیر تھا گودی میں چار پانچ برس کا صغیر تھا</p>	<p>۱۳۳ فریاد تم خدا سے نہ بہرستہ ارکو ہنگام طلبش کا یہ نہیں بردعا کرکو</p>	<p>۱۳۴ تھی گو کہ جو اس پر اتنے وہ اس تھے وہ چھوڑ چھوڑ گیا کیسے کہ پاس تھے</p>
<p>۱۳۴ گر تھا تھوڑا کے تقاضے سے جا بجا شک کو اٹھا اٹھ کے دیتا تھا وہ اور دست علی ولی ہے میں خدا کا بلان بان پھوٹی نہ پھوٹی کو یاد</p>	<p>۱۳۵ زیب کو اس قسم سے رہا کچھ نہ تھا اور نغمہ شیر کا بھی بو اورن میں آٹھا اوس نغمہ کے نام سنگدہن ہے وار عابد پلار کے برائی میں ہے وار</p>	<p>۱۳۶ جیمہ خلا کے تو کہا بولنے کا طور زیب کو ایک طرف سے بین وہ اہل ہر اسم نہ خوف کی سخاوت یہ کچھ اور تلاش نہ بھائی کا مطلب نہیں ہے</p>
<p>۱۳۷ دلہ ماتھے اوٹھا دے فریاد کے لئے تم رحم کے لئے ہو یہ بیدار کے لئے</p>	<p>۱۳۸ خیمے کو اہل بیت پیر روان ہو سے ساتھ ادا کے لئے کو سنگ روان ہو سے</p>	<p>۱۳۹ دولت کہہ مر علی کی ہے مال حسین محبوب روم اور خراج میں کہاں</p>

<p>۱۳۷ قاسم کی مان بکاری کمان کا مال دولت حسن کی قاسم نوزد خاں سجالی جانی رسا قتل بوارن بوز</p>	<p>۱۳۶ لیجے ہو تو لو علی اکبر کا دل دولت نہیں غریب برادر کا دل بانو کے پاس احمد کا دل بزرگ سے پاس قاسم مضطر کا دل</p>	<p>۱۳۵ و اس نے بخت بک شکر اور جبر و زور و با تھ با بون بختی کرے تھ آگاہ تھ چلیے خون سے قتل ہو بون بزرگ</p>
<p>دولت حسن کی ہوتی اگر خیمہ گاہ میں تھان بھوکے رہتے نہ قاسم کے بواہ میں</p>	<p>کیا لوگے مال لینے کے قابل رہا نہیں اب کچھ تمھارے دینے کے قابل رہا نہیں</p>	<p>صد گئے سو کبھی گز زبان تک پہنچی تو پوچھا ہند محل سے کمان تک پہنچی</p>
<p>۱۳۸ روا ہوتی بدتر مجھ سے انقدر غم نہی احمد سے روزہ علی نے روزہ کر کے کھا ہا بار فاقد یہ فاقد کے موتی نہی</p>	<p>۱۳۷ دل سے ہند کا زندان میں دولت زاد دین کو بیخ و بن تجمل او سکی سواری کا جو نمود ہوا حرم پہ چلے گئے سب جا بس کو دہوا</p>	<p>۱۳۶ کبھی کبھی کی تھی کبھی کبھی اسان بون بون کی تھی کبھی کبھی کبھی کبھی کی تھی کبھی کبھی کبھی کبھی کی تھی کبھی کبھی</p>
<p>اک دن علی نے کی جو ضیا رسول کی جگہ کے عوض گرو ہوئی جا درتوں کی</p>	<p>جیہا سے حالت زینب تباہ ہونے لگی چھپالی خاک میں زنجیر اور رونے لگی</p>	<p>بزرگ مجھے ای زمین تو پہنان کر ابو تراب کی بیٹی یہ آج حسان کر</p>
<p>۱۳۹ تخلج تو تہین و باقوت بان کی گو ہرین اشک لعل میں جبریا فاقد کون کے گم کمان دولت جہان نہ آج جا کے لیدو خیمے لے جہان</p>	<p>۱۳۸ مطلع سے آنے کی جب تہی حرم میں ہند نے تہی کی جب تہی کہ گھر سے جان بڑھانہ تو آرائی و اس کے اور گئے زینب کی خیمہ چلی اور کئی کبھی چلنے کو اور کئی کبھی</p>	<p>۱۳۷ کبھی کبھی کی تھی کبھی کبھی کبھی کبھی کی تھی کبھی کبھی کبھی کبھی کی تھی کبھی کبھی کبھی کبھی کی تھی کبھی کبھی</p>
<p>آباد جیسے تھو دی برباد کر گئے خالی ہے سبکی گود لبر سبکے مر گئے</p>	<p>و مان تو ہند کے آنے کی حرم ہوئی چھپتی پھرتی تھی زندان میں روئی تھی</p>	<p>تھی غضب ہر ہند اگر سہ پاس آتی ہے کھری رو سناں آتی ہے</p>